رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام منیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی
اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۵۷ | مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ایک ... کی بنا پر جناب ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب ... کے ہاں تیسری شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مکرم ناظر صاحب تالیف و اشاعت ۱۸ جنوری کو بعد نماز مطب ایک مجلس شوریٰ منعقد کی جسمیں قادیان اور ان کے مضافات میں تبلیغ کرنے کے متعلق احباب سے تجاویز پیش لیں۔ یہ مجلس نماز عشاء کے وقفہ سے رات گئے تک منعقد رہی۔ انشاء اللہ احباب میں بہت جلد ہی عملی کام شروع ... منشی نور احمد صاحب کا رک دفتر سکرٹری کی اہلیہ فوت ہوگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے متعلق تجویز

احباب کو معلوم ہے کہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن مجید کے نوٹ چھاپنے کے لئے ابتدا سے کوشش ہوتی رہی ہے۔ مگر کئی ایک وجوہات سے یہ سلسلہ قائم نہیں رہ سکا۔

اب پھر یہ پختہ ارادہ کیا گیا ہے کہ حضور کے درس قرآن مجید سے بیرونجات کے اصحاب بھی مستفید ہوں۔

سو اسکے لئے میں اپنے حالات کو آپکے سامنے رکھتا ہوں الفضل کا حجم ۱۲ صفحے ہے۔ اس میں سے پہلے دو صفحے تو مدینۃ المسیح۔ اخبار احمدیہ۔ نظم۔ ادبیہ اور لنڈن کی چٹھی کے لئے مختص ہیں۔ اور صفحہ ۱۱ و ۱۲ خبروں کے لئے اور صفحہ ۹ و ۱۰ اشتہارات کے لئے باقی ۶ صفحے رہ گئے۔ لیڈنگ آرٹیکل۔ اخباری نوٹ۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب۔ مراسلات۔ متعدد باتیں ہیں۔ جن کے لئے صرف یہی صفحات ہیں۔ پھر ہفتہ میں ایک بار خطبہ جمعہ بھی چھاپنا ہوتا ہے۔ جو عموماً تین اور بعض اوقات ۴ صفحوں پر آتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اخبار کے موجودہ حجم میں کس قدر کام کی گنجائش ہے۔ خریداروں کا مذاق جدا جدا ہے۔ ہو سکتا ہے بعض احباب کے نزدیک ایک بات بالکل غیر ضروری ہو اور دوسرے دوستوں کے خیال میں وہی نہایت ضروری ہو۔ اسلئے اخبار والوں کو ہر مذاق کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ گنجایش رکھنی چاہیئے اور رکھنی پڑتی ہے مثلاً خبروں ہی کے صفحات ہیں۔ بعض ایسے دوست ہیں جو ان کی کچھ ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ ...

ہیں۔ اور روزانہ اخبار دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن اکثر حصہ ایسے جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی یہ خواہش اپنے ہی سلسلہ کے اخبار سے پوری ہو۔ خصوصاً اس لئے کہ غیر احمدی اخباروں میں بعض اوقات سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کے خلاف ہتک آمیز مضامین بلکہ کھلی کھلی گالیاں چھپ جاتی ہیں۔ جن کو ایک غیور احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ پچھلے دنوں سادات منصوری کو ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ باایں ہمہ درس قرآن مجید سب سے زیادہ ضروری ہے اور اس کے لئے اخبار میں کافی حصہ ہونا چاہیئے۔

اسکے لئے ایک تو یہ صورت ہے۔ کہ موجودہ صورت کو زیادہ اہتمام سے قائم رکھا جائے۔ یعنی جس اخبار میں خطبہ جمعہ نہ ہو۔ اسمیں دو صفحے درس کے ہوں۔ اور وہ خلاصۃً بطور نوٹ ہوں۔ جیسا کہ آج کل دستور ہے دوسری صورت یہ ہے۔ کہ حضور کا درس لفظ بہ لفظ زیادہ تفصیل کے ساتھ چھپے۔ اور اخبار کا حجم بڑھا کر ۱۶ صفحے کر دیا جائے اور ہر اخبار میں ۴ صفحے درس کے ہوں تاکہ الگ بھی کتابی صورت میں محفوظ کیا جا سکے۔ ایسا کیا جائے۔ تو مفصلہ ذیل اخراجات کا بڑھنا ضروری ہے:۔

۱۔ ایک درس لکھنے والے کی خدمات حاصل کی جائیں جو درس لکھ کر پھر صاف کرے۔ اور نظر ثانی کے بعد شائع ہو۔

۲۔ ایک کاتب الفضل میں زائد رکھا جائے۔ کیونکہ موجودہ کاتب ہفتہ میں ۱۶ کاپیاں نہیں دے سکتا۔

۳۔ مطبع میں ایک انجن منگوایا جائے۔ کیونکہ اب مشین پریس پر صرف دو آدمی کام کرتے ہیں۔ اور وہ اخبار بھی مشکل سے چھاپتے ہیں۔

۴۔ کاغذ خاص قسم کا سفید منگوایا جائے۔

۵۔ مینیجر کے اسٹاف میں کچھ زیادتی ہو۔ کیونکہ کام بڑھ جائیگا۔ نہ صرف اخبار کے فولڈ کرنے کا۔ بلکہ درس کے خریداروں کا حساب کتاب الگ رکھنا پڑے گا۔ ان کو اخبار الگ بھیجنا ہو گا۔

اس تمام خرچ کا اندازہ یہ ہے۔ لکھوائی ......۳۰۰ چھپوائی......۵۰۰ کاغذ ۔ ۔ ۔ ۲۰ ۔ ۱۷۔ خرچ عملہ زائد ۔ ۔ ۔ ۳۰۰ کل میزان ۲۸۲۰ روپے یہ تین ہزار روپے کا خرچ ہے جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ موجودہ خریداران الفضل میں سے ایک ہزار خریدار ۱۰ روپیہ سالانہ الفضل کا چندہ دیا کرے۔ اس صورت میں اخبار کا حجم ان اصحاب کے لئے جو درس قرآن مجید کے ضمیمہ کے خریدار ہوں - ۱۶ صفحے ہو گا۔ اور باقی دوستوں کو ۱۲ صفحے بغیر ضمیمۂ درس ملا کریگا۔ سو اگر یہ تجویز ٹھیک ہے۔ تو معزز خریداران الفضل اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ جس وقت ایک ہزار درخواست جمع ہو جائیگی۔ فوراً یہ سلسلہ جاری ہو گا۔ یا ایک ہزار کے ماسوا دوسرے خریدار جو ہیں وہ لکھ بھیجیں کہ ہمیں ضمیمۂ درس کی خریداری منظور نہیں۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ موجودہ صورت میں سلسلہ درس زیادہ اہتمام کے ساتھ قائم رہے۔ اور اسی حجم میں جتنا آسکے لایا جائے۔ اور خلاصہ ہی چھپے۔ جسے موجودہ ایڈیٹوریل سٹاف تیار کرتا ہے۔ اب معاملہ خریداران الفضل کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں سے جو صاحب ہمیں فرمایا کرتے ہیں کہ آپ درس مفصل اور باقاعدہ نہیں چھاپتے۔ وہ ایک ہزار خریدار کا انتظام فرما دیں۔ اور تین ہزار روپیہ بھجوا دیں ہم فوراً یہ سلسلہ شروع کر دینگے۔

اب یہ موقعہ ہے۔ بعد میں پھر ہم پر کوئی افسوس نہ کیا جائے۔ اور اگر کثرت رائے یہ ہو۔ کہ دوسرے اخباری مضمون چھوڑ کر صرف درس قرآن مجید ہی چھاپا جایا کرے تو یہ امر بھی ہماری سعادت دارین کا موجب ہے۔ اس کے لئے بھی ہم حاضر ہیں۔ مگر دوسری اخباری ضرورتوں کے سرانجام کا بندوبست بھی سوچ لیا جائے۔

جواب کا امید وار

مینیجر الفضل قادیان

اخبار احمدیہ

امریکن رسالہ کیلئے امداد

جو رسالہ اس نئی دنیا (امریکہ) میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے سچے اسلام کی روشنی ڈالنے کے لئے جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ بہت سے برادران اسلام اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا کہ لوگ آگے بڑھے جا رہے ہیں۔ اور میں ایسے کار خیر سے پیچھے رہوں۔ گو مجھو اتنا کافی روپیہ نہیں ملتا کہ میں اپنے اخراجات بھی پوری طرح چلا سکوں۔ مگر اپنے ضروری اخراجات کم کر کے ایسے نیک کاموں میں ضرور حصہ لوں گا۔ اور خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھو توفیق عطا کرے۔ تاکہ میں ایسے نیک کاموں میں ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیا کروں۔ آمین ثم آمین۔ مبلغ ایک روپیہ ماہوار سنہ ۱۹۲۱ء کے آخر تک دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ آپ ماہواری یا جیسے چاہیں۔ وصول کر سکتے ہیں۔ فقط والسلام۔

خادم دین۔ محمد احسان صدیقی سٹوڈنٹ پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

افریقہ میں جانے والوں کیلئے اطلاع

ایسے احباب کو جو یہاں بغرض ملازمت یا کسی اور کاروبار کے لئے آنا چاہتے ہوں۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ فی الحال کوئی دوست یہاں آنیکی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ حالات بدل گئے ہیں اور روزگار ذرا کم ہو گئے ہیں۔ جو صاحب آنا چاہیں۔ وہ پہلے خط و کتابت کر لیں۔ والسلام

ملک احمد حسین احمدی۔ از نیروبی۔ افریقہ

تلاش عزیز

نذیر احمد ولد مستری ابراہیم معمار ساکن نابھہ محلہ باندو سر۔ عمر قریباً دس گیارہ سال۔ رنگ گورا گندم نما۔ ناک موٹا پھیلا ہوا۔ آنکھ سیاہ۔ درمیانہ قد قریباً تین سوا تین فٹ۔ پگڑی سفید ململ۔ کرتہ کورا لٹھہ سلوار لٹھہ ڈبی دار ہاتھ کی سلی ہوئی۔ واسکٹ سیاہ صوف بٹیھر لٹھہ۔ جوتی ریاستی نوکدار زری کی۔ ایڑی بیٹھی ہوئی پرانی اگر کسی صاحب کو اس حلیہ کے بچہ کی کچھ خبر ہو یا دیکھا ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ اور اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو بذریعہ تار مجھے خبر دیں یا اس کو میرے پاس پہنچا دیں۔ میں آنے جانے کا خرچ دونگا۔ اور نہایت ہی ممنون ہوں گا۔ والسلام

خاکسار بشیر احمد۔ مولوی فاضل عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول نابھہ

سا گر چند کی بجائے محمد امین

سب بھائیوں کو معلوم ہو کہ چند سال ہوئے۔ جب میں نے لنڈن میں اسلام قبول کیا تو نام ہندو ہی رہنے دیا تھا۔ لیکن اب میں نے ہندو نام ساگر چند کو قطعاً ترک کر دیا ہے۔ اور اسکی بجائے اپنا نام محمد امین رکھا ہے اور یہی اب میرے بورڈ پر بھی لکھا جائے گا۔ کیونکہ میں نے ہائیکورٹ سے اجازت لی ہے۔ پس آیندہ میرا ڈاک کا پتہ یہ ہو گا۔ "مسٹر محمد امین بیرسٹرایٹ لاء معرفت بدھ شاہ صاحب لاہور اور ملنے کا پتہ "مسٹر محمد امین متصل انگلش بوٹ ہاؤس۔ نزد بانس منڈی۔ نیلا گنبد۔ انارکلی۔ لاہور"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

مجلس مشاورت
جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ اور عمل کو دیکھے
خادم دین کہاں ہیں؟
دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالے کب اٹھینگے؟

وہ مجلس مشاورت جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منعقد فرمائی۔ ۴ دن کئی کئی گھنٹے اجلاس کرنے کے بعد ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو ختم ہوئی۔

اس مجلس میں اصل سوال تو دو ہی درپیش تھے۔ ایک سلسلہ عالیہ کی بڑھتی ہوئی مالی ضروریات کا پورا کرنا۔ اور دوسرے کارکن آدمیوں کا مہیا کرنا۔ لیکن ان سوالات کی تفصیلات اسقدر وسیع تھیں کہ بیسیوں باتیں زیر بحث آئیں۔ اور ان کے حل کے متعلق غور اور تدبر کرنے میں کئی کئی گھنٹے صرف ہوئے۔

پہلے دن (۱۷ جنوری) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین کو جنمیں مختلف صیغہ جات کے افسر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پرانے صحابہ بھی تھے۔ ارشاد فرمایا کہ ہمیں اعلیٰ ذمہ واری کے عہدوں کے لئے جس میں نظارتوں کے افسروں کے نائب۔ افسر ڈاک۔ صدر انجمن کے سکریٹری اور مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر شامل ہیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف قابلیت رکھتے ہوں اور عمدگی کے ساتھ اپنے کام کو چلا سکیں بلکہ مغز اسلام سے واقف ہوں اور جماعت کو غلط رستے پر چلنے سے بچا سکیں۔ کیونکہ ان کے ذمہ جماعت کے عقائد و اعمال کی نگرانی ہے۔

پھر اسکے علاوہ مبلغین ایسے لوگ ہونے ضروری ہیں جو خود روحانی قوت رکھتے ہوں۔ اور لوگوں کو مغز اسلام سے واقف کر کے ان کے اندر روحانیت پیدا کر سکیں۔ اور مشورہ طلب کیا کہ ایسے لوگ کس طرح مہیا کئے جائیں۔ اور بڑھتے ہوئے اخراجات کو کس طرح پورا کیا جائے۔ اسکے بعد حاضرین کی درخواست پر غور و فکر کے لئے تین دن کی مہلت دیگئی۔

دوسرا اجلاس ۲۰ جنوری کو ہوا۔ اس روز باوجود قریباً سارا دن اجلاس ہونے کے سب احباب اپنی اپنی آراء پیش نہ کر سکے۔ اور جو باقی رہ گئے۔ انہوں نے ۲۱ جنوری کے اجلاس میں پیش کیں۔ اسکے بعد حضور نے افتتاحی تقریر کا مختصر طور پر اعادہ فرمایا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ہمارے صیغہ جات کے کلرکوں بلکہ چپڑاسیوں میں بھی جب تک عرفان الٰہی نہ پیدا ہو گی۔ ہمارا کام عمدگی کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا آدمی بھی دین سے واقف ہو۔ اور عرفان رکھتا ہو۔ چونکہ ہمیں ہر ایک صیغہ میں کام کرنے کے لئے ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اسلئے جوں جوں ہمارے کام بڑھتے ہیں۔ ہمارے لئے آدمیوں کے مہیا کرنے کا سوال مشکل ہو رہا ہے۔ اسکے متعلق ہمیں حل سوچنا چاہئے۔

مالی سوال کے متعلق حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اسپر جو رائیں دی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بالعموم ایسے لوگ ہیں۔ جو خواہ کتنی ہی ادنیٰ حالت میں ہوں لیکن اگر انہیں موقعہ دیا جائے۔ تو مفید باتیں نکال سکتے ہیں۔ چنانچہ مالی سوال کے حل کے متعلق بہت سی مفید باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور باوجود اسکے کہ یہ مجلس اپنی قسم کی پہلی کوشش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت کامیاب رہا۔

اسکے بعد حضور نے ان تجاویز پر جو احباب کی طرف سے کارکن آدمیوں کے مہیا کرنے اور مالی مشکلات کے حل کرنے کے متعلق پیش کیگئی تھیں۔ نہایت تفصیل کے ساتھ ریویو فرمایا۔ اور ہر ایک تجویز کے حسن و قبح کو ظاہر کیا۔ اور آخر میں ان اصحاب کے نام بتائے۔ جنہوں نے اس مشاورت کے سلسلہ میں خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔

اسکے بعد نماز جمعہ کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعہ کے معاً بعد کام کرنا مناسب نہیں۔ اسلئے عصر کے بعد پھر کارروائی شروع ہو گی۔

عصر کے بعد جو اجلاس شروع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ان مشوروں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جو پیش شدہ سوالات سے تو تعلق نہ رکھتے تھے۔ لیکن بذات خود مفید تھے۔ اسکے بعد مالی سوال کے متعلق فرمایا کہ ایک کمیٹی بیٹھے گی۔ جو سب تجاویز پر غور کر کے ان کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریگی۔

اور کارکن آدمیوں کے متعلق فرمایا کہ ایک تو فوری ضرورت ہے کہ کچھ ایسے آدمی ہوں۔ جنہیں اسی وقت کام پر لگایا جا سکے۔ اور ایک ایسی ضرورت ہے۔ جو دو تین سال کے بعد آنیوالی ہے۔ اس کے لئے آدمی تیار کئے جائیں۔ فوری انتظام کے لئے حضور نے ۹۔ آدمیوں کی ضرورت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ کس کس کام کے لئے ان کا مہیا کرنا ضروری ہے۔ اور ارکان مجلس سے دریافت فرمایا کہ ان کاموں کے لئے کس کس کو موزون سمجھتے ہیں۔

اسپر بڑے غور و فکر کے ساتھ مختلف اصحاب کے نام پیش ہوتے رہے۔ اور جسے جس کام کا اہل سمجھا گیا۔ اسے اس کام کے لئے نامزد کیا گیا۔

جس فکر۔ تردد۔ اور جستجو کے بعد ان ۹۔ آدمیوں کا انتخاب ہوا۔ اس کا پورا پورا اندازہ تو وہی اصحاب لگا سکتے ہیں۔ جو اس مجلس میں موجود تھے۔ لیکن اس امر کو دیگر احباب بھی کسی قدر سمجھ سکتے ہیں کہ عصر سے لیکر عشاء کی نماز تک جو معمول سے بہت زیادہ دیر سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی معہ دوسرے احباب کے صرف ۹ آدمیوں کے انتخاب میں ایک لمحہ بھی کسی اور طرف خیال کئے بغیر مصروف رہے۔ اور پھر جا کر بڑی مشکلوں اور دقتوں سے انتظام ہو سکا۔ حالانکہ ایسی جماعت کے لئے جس کا دعویٰ

ہے کہ وہ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لائیگی۔ اور جو مدعی ہے۔ اس بات کی کہ تمام دنیا پر اسلام کی صداقت ظاہر کریگی۔ یہ بات نہایت ہی شرم اور ندامت کا موجب ہے۔ کہ اس کا مقدس خلیفہ اور اس کے چیدہ اصحاب فوری اور ناگزیر کاموں کے لئے جب اپنی جماعت پر صرف ۹ آدمیوں کے لئے نظر انتخاب ڈالتے ہیں تو فکر و تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور بڑی مشکلوں سے ۹ آدمیوں کو کھینچ کھینچ کر نکالتے ہیں۔ کیا ساری دنیا کو صداقت کے ذریعہ فتح کرنے والی اور سارے جہان پر اسلام کا پرچم لہرانے کا دعویٰ رکھنے والی جماعت کی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ یہی حقیقت ہونی چاہیئے۔ یہی اوقات ہونی چاہیئے۔

برادران! اپنے اپنے دل میں غور کرو اور سوچو! کہ تمہارے دعوے کیا ہیں۔ اور ان دعووں کے مقابلہ میں تمہارے اندر عملی طور پر کام کرنے کی طاقت کس قدر ہے۔ اگر تم میں سے ہر ایک دین کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دے۔ خدمت دین اپنا سب سے بڑا فرض سمجھ لے۔ اور دین کے مقابلہ میں دنیا اس کی نظر میں بالکل ہیچ ہو جائے تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارا دعوےٰ سچا ہے۔ اور تم اس کو ضرور پورا کر کے دکھا دوگے۔ لیکن جب تک یہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔ اور جب تک خدمات دین کے لئے آدمی مہیا کرنے میں اسقدر مشکلات درپیش ہیں۔ اسوقت تک جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ صرف دعوٰی ہی دعوٰی ہے۔

ساری دنیا پر۔ کیا مشرق اور کیا مغرب۔ کیا افریقہ اور کیا امریکہ کیا جزائر اور کیا اندرونی ممالک ہر ایک جگہ حق کی بجائے باطل نے قبضہ کر رکھا ہے۔ نور کی بجائے ظلمت جاگزین ہے۔ صداقت کی بجائے بطالت قابض ہے۔ اس بات کو اپنے ذہنوں میں لاؤ۔ اور پھر دیکھو کہ اس باطل اس ظلمت اور اس بطالت کو دور کرنے کے دعویدار بنکر تم نے کیا کیا ہے۔ اس کے لئے تم نے کس قدر سامان مہیا کئے ہیں۔ اس کے لئے تم میں سے کس قدر آدمی وقف ہوئے ہیں۔ اس کے لئے تم میں سے کتنوں نے اپنے آرام و آسایش کو چھوڑ کر دین کے لئے اپنی جانوں کو [illegible] اس کا جواب مجھ سے نہ سنو۔ خود سوچو۔

اور بتاؤ۔ کیا ۹ آدمی اور صرف ۹ آدمی بھی اتنے بڑے کام اتنی بڑی مہم اتنے بڑے مقابلہ۔ اور اتنے بڑے جنگ میں کچھ حقیقت اور بساط رکھتے ہیں جو ہمارے لئے درپیش ہی نہیں۔ بلکہ جسمیں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ پھر کیا یہ نو آدمی بھی آسانی اور سہولت سے مل گئے۔ ان کی تلاش میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ ان کے انتخاب کے لئے کوئی کدو کاوش نہ کرنی پڑی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس انتخاب کے لئے اس پاک وجود کو جو منٹوں اور سیکنڈوں میں بڑے بڑے اہم اور پیچیدہ سوالات کو حل کر کے رکھ دیتا ہے۔ منٹوں نہیں گھنٹوں غور و فکر کرنا پڑا۔ اور اکیلے نہیں سلسلہ کے مدبر اور صاحب علم اصحاب کو ساتھ لے کر غور کرنا پڑا۔ کیوں؟ اسلئے کہ کام بہت ہیں اور کام کرنے والوں کی قلت ہے اور جن کا ذمہ اور فرض ہے۔ کہ کام کریں۔ انہوں نے اپنے آپ کو باوجود دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنے کے ابھی تک پیش نہیں کیا۔ جب ایسی حالت ہو۔ تو کیوں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو کارکن آدمیوں کے انتخاب میں مشکلات نہ پیش آئیں۔ اور کیوں انہیں گھنٹوں سوچنے اور انتخاب کرنے میں مصروف نہ رہنا پڑے۔ لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یہ اس جماعت کے لئے نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ جو ساری دنیا پر حق کو پھیلانے کی دعویدار ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہماری یہی حالت رہی۔ ہمارے لئے دین کی خدمت کرنیوالوں کا ایسا ہی کال رہا۔ تو ساری دنیا کیا صرف ہندوستان اور ہندوستان کیا صرف پنجاب میں بھی ہم پوری طرح تبلیغ نہ کر سکینگے۔ جیسا کہ اسوقت تک کے حالات سے ظاہر ہے۔ اسی پنجاب میں ایسے گاؤں ہیں۔ جہاں اس وقت تک ہمارا کوئی مبلغ نہیں پہونچا اور نہ کسی احمدی نے وہاں تبلیغ کی ہے۔

بے شک ساری دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہ ہوگی اور اگر ہوگی۔ تو شاذ ہی ہوگی۔ جہاں حضرت مسیح موعود کا نام نہ پہنچا ہو۔ لیکن سچ بتاؤ۔ اس میں ہماری کوشش اور سعی کا بھی کوئی دخل ہے؟ یا خدا تعالےٰ نے بغیر ہماری کوشش کے خود کیا ہے۔

ابھی تک تو یہ حالت ہے کہ ہماری سستی اور کوتاہی کی وجہ سے اسوقت تک کہ سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے تہائی صدی کے قریب ہو چکا ہے۔ صرف پنجاب میں بھی پورے طور پر تبلیغ نہیں ہو سکی۔ پھر کس طرح کہا جائے۔ کہ اسی جمود و غفلت میں پڑے پڑے ہم ساری دنیا کو تبلیغ اسلام کر سکینگے۔ اور اپنے دعویٰ کو پایہ ثبوت تک پہنچا دینگے۔

برادران! اس غرض کو دیکھو جس کے لئے تم کھڑے کئے گئے ہو۔ اور پھر اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ کیا وہ اس غرض کو پورا کرنے کے قابل ہے۔ اگر نہیں اور فی الواقع نہیں۔ تو اس کے قابل بنانے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور ایسی صورت پیدا کر دو کہ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح خدمات دین کے لئے چند آدمیوں کی تلاش میں اسقدر تکلیف نہ اٹھائیں بلکہ ایسا ہو۔ کہ تمہاری درخواستیں اس کثرت سے حضور کے پاس جمع رہیں۔ کہ تمہیں کام پر لگانے کی باری نہ آسکے۔ اور تم ہر وقت منتظر رہو کہ کب وہ مبارک گھڑی آئے گی جب ہمیں کسی خدمت دین پر لگایا جائیگا۔ اور اس طرح ہم اپنی زندگی کی اصل غرض کو پورا کر سکینگے۔

برادران! بہت دن غفلت میں گذر چکے۔ اور بہت وقت بے فائدہ ضائع ہو چکا۔ اب بھی وقت ہے کہ آنکھیں کھولو۔ اور اپنے فرض کو پہچانو۔ دنیا کے دھندوں کو چھوڑو۔ اور خدا کے دین کی اشاعت کے لئے نکل کھڑے ہو۔ اور اپنی اس چند روزہ زندگی کو خدمت دین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور وقف کر کے ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لو۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنی زندگیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور خدمت دین کے لئے پیش کر دیا ہے۔ اور حضور کو اختیار دیدیا ہے کہ جس طرح حضور چاہیں ہم سے کام لیں۔ اور مبارک ہونگے وہ جنہوں نے ابھی تک اس طرف قدم نہیں بڑھایا مگر اب بڑھائینگے۔

میں لکھ تو رہا تھا مجلس مشاورت کی روئداد۔ مگر اس مجلس میں اس فکر اور بوجھ سے جو کارکن آدمیوں کے آسانی کے ساتھ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ پر تھا۔ احباب کو آگاہ کرنے کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ ذرا تفصیل سے [illegible] خدا کے مسیح کی قائم کردہ

جماعت سے خطاب کیا جائے۔ تاکہ اس کا ہر ایک فرد جس قدر بھی خدمت کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اور اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر دے۔ اُمید ہے۔ کہ ہماری جماعت بہت جلد اس طرف توجہ کریگی۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جوانمرد میدان میں نکل آئینگے۔

۲۲ جنوری کو بعد نماز ظہر مجلس پھر منعقد ہوئی۔ جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے آخری تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا کل میں نے بیان کیا تھا۔ کہ ہماری موجودہ اور فوری ضروریات کے لیے ۹۔ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ نو کا انتظام سوچا گیا۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا تہا۔ یہ ۹۔ آدمی تو ایسے ہیں۔ کہ ان کے بغیر ہمارا کام رُک جاتا ہے۔ ورنہ موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ستر آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اب اگر ہمیں فی الحال کام چلانے کے لئے ۹ آدمی مل گئے ہیں۔ تو اسپر سستی سے بیٹھ نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر بیٹھ رہینگے۔ تو کل دوستوں نے دیکھ ہی لیا ہے کہ ۹۔ آدمیوں کا مہیا کرنا کس قدر مشکل تھا۔ چار گھنٹہ کی گفتگو اور سوچ و فکر کے بعد ۹۔ آدمی ملے ہیں۔ اسلئے ہمیں مستقل انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ کام کرنیوالے آدمی پیدا ہوتے رہیں ایسے آدمی پیدا کرنے کے لئے سب سے اول حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ قادیان کے رہنے والوں کو نمونہ بننا چاہیئے اپنے اندر پوری اصلاح کرنی اور اپنے قلوب کو بالکل صاف کرینا چاہیئے۔ تاکہ قادیان میں ایک ایسا جو پیدا ہو جائے۔ کہ جو بھی اس میں داخل ہو۔ اسپر ایسا اثر پڑے کہ وہ اپنی جان مال سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور کسی بات کی بھی دین کے مقابلہ میں پروا نہ کرے۔

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے لڑکوں کو دین کے لئے وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کسی وقف [illegible] کے متعلق تحریک کر رہا ہوں۔ اس کے متعلق کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ میں دوسروں کے بچوں کو ایسی جگہ بھیجنا چاہتا ہوں۔ جہاں اپنے بچوں کو مرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بلکہ اپنے بچوں کی تربیت اسی رنگ میں کر رہا ہوں تاکہ وہ دین کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ بڑے لڑکے کو قرآن حفظ کرا رہا ہوں۔ اور چھوٹا بچہ جو ابھی بہت چھوٹا ہے۔ یوں قرآن پڑھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ میں کس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہا ہوں اور کس کام کے لئے انہیں تیار کر رہا ہوں۔

تو دین کے لیئے زندگی وقف کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو دوسروں سے کرانا چاہتا ہوں۔ اور خود کرنیکے لیئے تیار نہیں۔ میں تو ایسی اولاد کو جو دین کی خادم نہ ہو۔ اور دین کی خدمت نہ کرے۔ نعمت نہیں بلکہ لعنت سمجھتا۔ اور خدا کی لعنت سے پناہ مانگتا ہوں۔

مجھے تو اسوقت جبکہ کوئی ایسی بات پیش آتی ہے۔ کہ فلاں جگہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ وہاں کوئی مبلغ جانیوالا نہیں ملتا۔ تو یہ خیال آیا کرتا ہے۔ کاش! میرا کوئی جوان بچہ ہوتا۔ اور میں اُسے وہاں بھیجتا۔ پھر اگر اسکے خدا کی راہ میں مارے جانے کی خبر آتی۔ تو دوسرے کو بھیجتا۔ اسی طرح سب کو بھیجدیتا۔

پس میں دوسروں کے لئے وہ تحریک نہیں کرتا۔ جو خود اپنی اولاد کے لئے پسند نہیں کرتا۔ اسلئے زندگی وقف کرنیوالوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیئے۔ اور دوسروں کو اس بات کی تحریک کرنی چاہیئے۔

اسکے بعد حضور نے احباب کو ایسی نصائح فرمائیں۔ جن پر عمل کرنے سے دین کے خادم پیدا ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔ اور بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جن اصحاب کو اس مجلس میں حصہ لینے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے دیکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دین کی اشاعت کا کس قدر فکر ہے۔ اور آپ دن رات اسکے لئے کیسی مصروفیت اور مشغولیت سے تجاویز سوچنے اور انہیں کام میں لانے میں لگے رہتے ہیں۔

حضور کی مشغولیت کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید آپ کے ساتھ ہے۔ کہ آپ نے اس قدر بوجھ اُٹھا رکھا ہے۔ ورنہ مجرد انسانی طاقت اور قوت قطعاً اس کو اٹھانے کے قابل نہیں ہے۔

جن اصحاب نے اپنی زندگیاں وقف کیں انہیں سے بعض کو حضرت نے کام پر لگانے کی تجویز فرمائی۔ اور بعض کو انتظار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اُمید ہے کہ احباب اس مضمون کو سرسری نظر سے پڑھکر نہ چھوڑ دینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

(۲۳ جنوری ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

نماز عصر سے فارغ ہو کر جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں بیٹھے۔ اور احباب گرداگرد جمع ہو گئے۔ تو حضور نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اور جگہ تو ترقی ہے۔ آپ کے وطن میں سستی ہے۔ جماعت بڑھ نہیں رہی۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور جب میں وہاں رہتا تہا۔ دیہات میں پھرتا تھا۔ لوگ مخالفت کرتے تھے۔ دعاؤں کا موقع بھی ملتا تھا۔ اسوقت یہ حالت نہ تھی اور میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ جہاں تبلیغ ہو۔ وہاں مخالفت بھی ہوتی ہے۔ اور جہاں مخالفت ہو۔ وہاں جماعت میں جوش بھی ہوتا ہے۔ آپس میں اتفاق بھی رہتا ہے۔ لیکن جہاں تبلیغ نہ ہو۔ وہاں مخالفت نہیں رہتی۔ اور جماعت کے اتفاق و محبت میں بھی کمی آجاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اصل میں وہ محبت جو دشمن کی مخالفت کے وقت آپس میں ہو جھوٹی محبت ہوتی ہے۔ کیونکہ دشمن سے لڑائی کے وقت تو ہر جگہ اور ہر قوم و مذہب کے لوگ جمع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور اپنی عداوتوں اور رنجشوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اصل محبت وہ ہوتی ہے۔ جو امن میں بھی ہے۔ گذشتہ سال سیالکوٹ میں میں نے اس کے متعلق ایک تقریر بھی کی تھی اور بتایا تہا کہ سچی محبت کونسی ہوتی ہے اور جھوٹی کونسی۔ یہ تقریر الفضل میں چھپ گئی تھی۔

مولوی غلام رسول صاحب نے عرض کی کہ حضور کی یہ تقریر ایسی ضروری اور اہم ہے۔ کہ علیحدہ چھپوا کر ہر ایک احمدی کو دی جائے۔ اور اپنی جماعت میں کثرت سے تقسیم کی جائے۔ اسی ضمن میں سیالکوٹ کا بھی ذکر آیا اور فرمایا کہ وہاں شہر میں اب کوئی ذی اثر آدمی نہیں۔ جو سب کو جمع رکھے۔ اسوجہ سے وہاں بڑی کمزوری آگئی ہے۔ ارادہ ہے کہ وہاں کوئی مبلغ رکھا جائے۔ البتہ دیہات میں البتہ ذی اثر آدمی ہیں۔ جو گاؤں کی جماعتوں کو اچھی طرح سنبھالے ہوئے ہیں۔ غلط حریت اور مساوات بھی بُرے نتیجے پیدا کرتی

ہے ۔ اگر ہر ایک شخص یہ کہے ۔ کہ میں کسی کی بات کیوں مانوں
مجھ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں تو ایک ابتری پھیل جائے
جب تک کوئی ایسا آدمی نہ ہو ۔ جس کی سب مانیں ۔ اسوقت
اتفاق رہ ہی نہیں سکتا ۔

پھر ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں سے ایک کے لوگوں کے
متعلق فرمایا کہ وہاں کے احمدیوں میں ناچاقی رہتی تھی ۔
میں نے سیالکوٹ میں ان کو نوٹس دیا تھا کہ اگر وہ صلح نہیں
کرینگے ۔ تو میں جماعت سے خارج کر دوں گا ۔ اب انیں
اتفاق ہو گیا ہے ۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے ڈاک کے
جواب طلب خطوط سنانے شروع کئے ۔ ایک خط کے جواب میں
جسمیں اولاد ہونے کے دعا کی درخواست کا بھی تھی لکھوایا
کہ میں دعا کروں گا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے متعلق کچھ نہیں
کہہ سکتا ۔ کہ اس سے سوالی گدا تعالیٰ وشاد کا کام ہے اور
غلاموں کا کام عرض کرنا ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ سے آپ بھی
دعا کریں ۔ میں بھی کروں گا ۔ اور یہ مت سمجھیں کہ چونکہ اب تک
کچھ نہیں ہوا اسلئے دعا چھوڑ دی جائے ۔ کیونکہ بہت دفعہ
انسان ایسے وقت میں دعا چھوڑتا ہے ۔ جب قبولیت کے
قریب ہوتی ہے ۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے ۔ کہ کوئی
شخص کنواں کھودنے لگے ۔ اور اسوقت ہمت ہار کر چھوڑ دے
جب پانی قریب ہو ۔ بعض دعائیں جس رنگ میں کی جاتی
ہیں ۔ اس رنگ میں ان کا قبول کرنا اس شخص کے لئے خدا تعالیٰ
مناسب نہیں سمجھتا ۔ اور دوسرے رنگ میں قبول فرماتا
ہے ۔ جو انسان کے لئے مفید ہوتا ہے ۔ اسلئے دعائیں
بھی ضائع نہیں جاتیں ۔ اور یہ بھی بات ہے ۔ کہ دعا کبھی نامنظور
نہیں ہوتی ۔ مگر اس کی قبولیت کے رنگ مختلف ہوتے ہیں ۔

ایک شخص کے متعلق خط پیش ہوا کہ وہ کہتا ہے ۔
میں نے کسی اور کی بیعت کی ہوئی ہے ۔ اب آپ کی بیعت
کرنے کو تیار ہوں ۔ بشرطیکہ میرے گذارہ کا بندوبست
ہو جائے ۔ فرمایا ۔ ایسی شرط پر بیعت کرنے والے کی ہمیں
ضرورت نہیں ۔

ایک صاحب کا خط پیش ہوا ۔ کہ ان کی قادیان میں ہجرت
کرنے کی نیت ہے ۔ ان کی کچھ زمین ہے ۔ جسے فروخت
کر کے گذارہ کرینگے ۔ کیونکہ ان کو اور کوئی کام نہیں آتا ۔

حضور نے فرمایا ۔ زمین بیچ کر اگر یہاں مکان بنوالیں
تو کوئی ہرج نہیں ۔ کیونکہ مکان بھی جائداد ہی ہے ۔ مگر
بیچ کر اس سے گذارہ کرنا درست نہیں ۔ وہ پہلے قادیان
میں چند دن رہکر دیکھ لیں ۔ کہ ان کے مناسب کوئی کام
مل سکتا ہے یا نہیں ۔ اگر گذارہ کی صورت ہو جائے ۔ تو ہجرت
کر لیں ۔

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب اسسٹنٹ سرجن کا
خط پیش ہوا ۔ کہ ان کا کچھ روپیہ بنک میں جمع ہے ۔ جس کا سود
ملتا ہے ۔ کیا کیا جائے ۔

فرمایا کہ اگر واپس کر سکتے ہیں تو کر دیں ۔ ورنہ اگر لینا
ہی پڑتا ہے ۔ تو لیکر اشاعت اسلام کی مد میں دیدیں ۔

ایک احمدی بھائی کا خط پیش ہوا کہ میں (عرب کے) جس
علاقہ میں ہوں ۔ وہاں میلاد ہوتا ہے ۔ جسمیں طبلے وغیرہ
بھی بجائے جاتے ہیں ۔ کیا میں اس میں شامل ہو سکتا ہوں ۔

فرمایا ۔ ایسی مجالس میں شامل نہ ہوں ۔

ایک موقعہ پر اس قسم کے لوگوں کے ذکر کے دوران
میں جو لوگوں کی بہو بیٹیوں کے متعلق جھوٹی باتیں اڑاتے
ہیں ۔ فرمایا ۔ یہ بڑی کمینگی ہے ۔ ایسی بات میں شریر
بھی ڈر جاتا ہے ۔ مگر بعض لوگ نہیں ڈرتے ۔ فرمایا ۔
انسانی دماغ کے اس حصہ پر غور کرتے ہوئے حیرت ہوتی
ہے ۔ کہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے ۔

ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب ناظم افریقہ
جنہوں نے حال ہی میں دار الامان میں مکان بنایا ہے
حضور نے پوچھا ۔ کیا افریقہ میں پریکٹس اچھی ہوتی ہے ؟
اور کن لوگوں میں ۔

ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ حبشیوں میں تو ہوتی نہیں
ان کا تو علاج مفت کیا جاتا ہے ۔ البتہ دوسرے لوگوں
میں اچھی ہوتی ہے ۔ ڈاکٹروں کی وہاں کمی ہے ۔ مکینیٹ ہو
جائے ۔ تو ابتدائی تنخواہ ۴۰۰ روپیہ ماہوار پاتا ہے ۔

وہاں کے وحشی لوگوں کے متعلق حضور نے سوال فرمایا کہ
ان میں چوری کی عادت تو نہیں ۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہے
مگر گائے بیل اور کھانے کی چیزیں چراتے ہیں ۔ زیور
وغیرہ نہیں چراتے ۔ فرمایا کہ تعجب ہے پہلے وحشی ان
عیوب سے پاک ہوتے تھے ۔

لنڈن کا ذکر آیا ۔ فرمایا ۔ پہلا مکان بدل لیا گیا ہے
اور دوست مسجد والے مکان میں آ گئے ہیں ۔ پھر مولوی
رحیم بخش صاحب سے دریافت فرمایا ۔ کہ مسجد لنڈن کے متعلق کہاں
کہاں سے نقشے آئے ہیں ۔ مولوی صاحب نے چند نام عرض کئے ۔

آریوں کا ذکر چلا ۔ اور جناب پنڈت راجارام صاحب
پروفیسر سنسکرت دیانند کالج لاہور سے جو مختصر گفتگو حضور
کی ۲۲ جنوری کو ہوئی تھی ۔ اور جو درج ہو چکی ہے ۔ اس کا
تذکرہ ہوا ۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے دل میں تحریک
ہوئی ہے ۔ کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کروں کہ چونکہ
اتفاق و اتحاد کی ہوا چل رہی ہے ۔ اور صحیح اتفاق اسوقت
تک نہیں ہو سکتا ۔ جب تک ایک دوسرے کے مذہب سے
صحیح واقفیت نہ ہو ۔ اسلئے میں تجویز کرتا ہوں ۔ کہ آریہ صاحبان
اپنے ہیں طالب علم یا جنہیں وہ مناسب سمجھیں ۔ ہمارے پاس
بھیجدیں ۔ ان کا خرچ بھی ہم برداشت کرینگے ۔ اور ان کو
قرآن شریف بھی پڑھائینگے ۔ اسکے مقابلہ میں آریہ صاحبان
ہمارے صرف دو آدمیوں کو پوری سنسکرت پڑھا دیں ۔
اور ویدوں کا ماہر بنا دیں ۔ ان کا خرچ بھی ہم خود دینگے ۔
اور یہ اعلان بطور اپیل ہو گا ۔ جسمیں آریہ لیڈروں سے
درخواست کی جائے گی ۔ کہ وہ اسپر غور کریں ۔ اور یہ مضمون
غیر احمدی اخباروں میں بھی بھیجا جائے ۔ جس کو امید ہے
کہ وہ لے لینگے ۔ کیونکہ اس تجویز کی غرض ہندو مسلمانوں
کا اتحاد اور اتفاق ہو گی ۔ جس کو وہ بھی پسند کرتے ہیں ۔

اس کے بعد پروفیسر رام دیو صاحب کے اعتراضات
کا ذکر آیا ۔ فرمایا ۔ آج میں نے جواب لکھنے کے لئے پرکاش
وغیرہ پرچے منگوائے ہیں ۔ سید امیر علی صاحب کے ایک حوالہ
کے متعلق فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے ۔ وہ غلط ہے ۔ وہ
سید صاحب کا قول نہیں ۔ بلکہ انہوں نے معترضوں کا قول
نقل کیا ہے ۔

کفر و اسلام کے مسئلہ کے متعلق حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ حقیقۃ الوحی کا ذکر آیا ۔

فرمایا کہ بابو عبد الحق صاحب شملوی سے کسی نے پوچھا تھا
کہ تم بتاؤ کہ جو شرائط حضرت اقدس نے لگائی ہیں ۔ وہ کوئی
غیر احمدی پوری کر سکتا ہے ۔ اس نے کہا ۔ اب تو نہیں لیکن

ممکن ہے۔ آیندہ پوری کو سے۔ میں نے کہا۔ آیندہ کا سوال نہیں۔ یہ بتاؤ۔ کہ کیا ممکن ہے کہ کوئی ایسا غیر احمدی پایا جائے جسمیں یہ شرائط پوری ہوں۔ آخر اس کو ماننا پڑا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت اقدس نے جو لکھا ہے کہ میں نے پہلے کافر نہیں کہا۔ یہ بھی بات صاف ہے۔ اور ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اسمیں حضرت صاحب نے یہی فرمایا ہے کہ پہلے اُنہوں نے مجھے کافر بتایا۔ پھر وہ بنے۔ یہاں پہلے اور پیچھے کا سوال ہے۔ یہ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ خواہ وہ ہمارے منکر ہی ہوں۔ وہ ہیں تو کافر ہی۔

فرمایا۔ کہ یہ لوگ غیروں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ان کو کہا کرتے ہیں کہ یہ (یعنی مبائعین) تو تمہیں (غیر احمدیوں کو) کافر کہتے ہیں۔ اور ہم نہیں کہتے۔ مگر کسی غیر احمدی افسر کے سامنے احمدی کو مخاطب کرکے کہینگے کیوں جی! تم ان کو کیا کہتے ہو۔ مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یا تو مرعوب ہو کر حق چھپائے۔ ورنہ افسر کی دشمنی خریدے۔

اسی ضمن میں مولانا راجیکی نے عرض کیا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گورداسپور میں مقیم تھے تو دو مولوی آئے۔ اور حضور سے انہوں نے سوال کیا کہ آپ کا انکار کیسا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنے والے مسیح کا انکار آپ کے نزدیک کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنے والے کا منکر کافر ہے۔ آپ نے فرمایا میرا ہی دعویٰ ہے کہ آنے والا میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھ گئے۔

اسکے بعد حضور اندر تشریف لیگئے۔

۲۴ رجنوری ۱۹۲۱ء ۔ بعد نماز عصر
مسجد مبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر فرمایا کہ آج میں نے پروفیسر رام دیو کے متعلق مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے بعد خواجہ عباد اللہ کا مضمون دیکھا جائیگا۔

فرمایا کہ خدا نے حق میں کیا طاقت بخشی ہے کہ جو آگے آتا ہے بھاگنے لگتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی۔ علماء دیوبند۔ ان سب کی یہی کیفیت ہوئی۔ دیوبندیوں کو بار بار یاد دہانی کرائی گئی۔ مگر وہ خاموش ہی رہے۔ حالانکہ یہ لوگ بڑے دعووں سے اُٹھے تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ حق کے مقابلہ میں کیسے بودے دلائل ہوتے ہیں یا تو بنیاد ہی اُن کی صحیح نہیں ہوتی یا جن دلائل سے وہ کوئی بات ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ خود ثابت شدہ نہیں ہوتے۔ پھر فرمایا کہ حق پر ہونے سے کیا بشاشت ہوتی ہے کہ کبھی مخالف کے مقابلہ میں دل نہیں گھبراتا۔

پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے میرے مضمون کا خلاصہ اپنے مضمون میں نہیں دیا میرا قاعدہ ہے کہ مخالف کے مضمون کا صحیح خلاصہ دیدیتا ہوں پھر جواب لکھتا ہوں۔

پھر لالہ لاجپت رائے کے موجودہ رویہ کا ذکر آیا۔ جو انہوں نے دیانند کالج کے ارباب حل و عقد کے نام یونیورسٹی سے الحاق توڑنے کے متعلق شروع کیا ہے۔ اسی ضمن میں میں (نائب ایڈیٹر) نے عرض کیا کہ پرکاش نے ۲۳ رجنوری کے پرچہ میں "دیانند کالج پر دھاوا" کے عنوان سے مفصل مضمون لکھا ہے۔ اور آخر میں تجویز پیش کی ہے کہ:۔

"آریوں کی پرتی ندھی یا کانفرنس ہونی چاہیئے جسمیں ان سوالات پر غور کرکے آخری فیصلہ کر دینا چاہیئے اس سوال کے دونوں پہلو ہیں کہ کیا آریہ سماج ہر ایک پولٹیکل لہر کے سامنے سر جھکاتا رہیگا آج عدم تعاون کا زور ہے تو کل تعاون کی باری آسکتی ہے۔ کیا آریہ سماج فٹ بال ہی بنا رہیگا۔ دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اگر آریہ سماج نے اس دیش میں رہنا اور اس دیش کے باشندوں میں کام کرنا ہے۔ تو وہ موجودہ لہروں سے متاثر ہوئے بنا کب رہ سکتا ہے" (۲۳ رجنوری پرکاش)

اسکے متعلق فرمایا کہ ہم پر کیا اللہ کا فضل ہے کہ اسوقت جب لوگوں کو اپنی حالتوں پر غصہ آرہا ہے۔ ہمارے لئے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ وہ ہر دفعہ اور ہر حالت میں نئی پالیسی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اور ہمارے لئے ہر حالت اور ہر وقت کے مطابق پالیسی مقرر شدہ ہے۔ اور پھر ہم زمانہ سے پیچھے نہیں رہتے۔ بلکہ آگے ہی رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ کس کے پیچھے چلیں۔ ہمیں یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ ہمارے پیچھے کون کون ہیں۔ وہ آگے کی طرف دیکھتے ہیں کہ آگے کوئی ہو۔ تو اس کے پیچھے چلیں۔ اور ہم پیچھے کی طرف دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے پیچھے کون کون آرہا ہے۔ وہ آگے چلنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ اور ہم پیچھے چلنے والوں کی تلاش کرتے ہیں۔

پھر بنگالیوں نے عدم تعاون کے بارہ میں جو جوش دکھایا ہے۔ اس کا ذکر آیا۔ فرمایا کہ وہ سب سے پہلے ہیں کئی کالج خالی ہیں۔ لاء کالج کے طلباء نے ہڑتال کی۔ اور دروازوں کے سامنے جا کر لیٹ گئے۔ بعض لوگ جوش میں ان پر سے گذر گئے۔ اور بعض ممتحن وغیرہ ان کو اس طرح کچلا جاتا دیکھ کر روتے ہوئے واپس گئے۔ اور جو لیٹے ہوئے تھے ان میں سے بعض کو زخم بھی لگے۔

فرمایا۔ کہ اسوقت جوش ہے۔ مگر یہ مدہم ہو جائیگا۔ چنانچہ علی گڈھ کے بعض طلباء جو نیشنل یونیورسٹی میں داخل ہوگئے تھے۔ ان میں سے کتنے ہی اب پہلے کالج میں داخل ہونے کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں۔ فرمایا کہ اسوقت تو جوش میں یہ کہتے ہیں۔ کہ قربان ہو جائیں گے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد یہ بات نہیں رہیگی۔ کیونکہ سچی قربانی دو طرح ہی پیدا ہوتی ہے یا سچے اخلاص سے یا سچی ضرورت سے۔ جبکہ کوئی واقعی نقصان ہو۔ اسوقت انسان قربانی کرنے پر تیار ہوتا ہے۔ مگر ابھی کوئی نقصان ان کا نہیں ہوا۔ اسلئے سچی قربانی نہیں ہو سکتی۔ دوسرا پہلو سچا ایمان ہوتا ہے۔ اس میں انسان ایمان کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کر گذرتا ہے۔

فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانیوں کا کثیر حصہ جو ملازمت میں جاتا ہے۔ ان کالجوں کی تعلیم چھوڑ کر ان کو ملازمت نہیں مل سکیگی۔ عجیب بات ہے۔ کہ میڈیکل تعلیم کو انہوں نے اپنے پروگرام سے خارج کیا ہوا ہے حالانکہ یہی ایک شاخ تھی۔ جس کو یہ اپنے قابو میں کرکے اچھی طرح چلا سکتے تھے۔ جس طرح طبیب ہیں کہ بغیر سرکاری اسناد کے بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ اور پبلک علاج کراتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ تعلیم دیتے۔ اور سرکاری سند کی پرواہ نہ کرتے۔ اور کہتے کہ جاؤ۔ جس طرح طبیب علاج کرتے ہیں۔ تم بھی کرو۔ لیکن اسی کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء مسجد مبارک

(بعد نماز ظہر)

ظہر کے فرضوں کے بعد حضور سے عرض کیا گیا کہ گذرنے کا رستہ ہے۔ جب دروازہ کے پاس آئے۔ تو وہاں ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے مگر حضور نے فرمایا کہ یونہی کہدیا گیا کہ رستہ ہے۔ جب تک وہ صاحب نماز پڑھتے رہے حضور وہیں کھڑے رہے۔ ان صاحب کے فارغ ہونے کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔

قبل اس کے کہ حضور اندر تشریف لے جائیں ایک شخص نے عرض کیا کہ میں سرگودھے سے بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ فرمایا کہ عصر کے بعد بیعت کرنا۔

(بعد نماز عصر)

عصر کی نماز کے بعد جب حضور بیٹھے۔ تو مولوی عبیداللہ صاحب سنوری سے دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ الحمد للہ اچھا ہوں۔

اسکے بعد تین مہمانوں نے ملاقات کی۔ اور حسب ذیل پانچ شخصوں نے بیعت کی۔

(۱) علم دین ساکن چک ۳۴ جنوبی سرگودہا (۲) مراد (۳) اللہ دتا (۴) حسین (۵) محمد دین سکنہ رینیا کھا ضلع گوجرانوالہ۔

بیعت کے بعد حضور نے دعا کی اور پھر پنجابی میں ان اصحاب کو مندرجہ ذیل نصیحت فرمائی۔

تقریر سے پہلے حضور نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے وطن بتائے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ:۔

بیعت جو ہوتی ہے۔ اس کے معنے ہیں بیچ دینا۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ ہمارا تھا وہ خدا کا ہے۔ جیسے ہم اپنی بولی میں کہتے ہیں۔ فلاں شخص نے اپنی فلاں زمین یا فلاں چیز بیع کر دی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ چیز دوسرے کے قبضہ میں دے دی جاتی ہے۔ بہت سے بندے ایسے ہوتے ہیں۔ خدا کو بھول جاتے ہیں۔ چونکہ وہ نظر نہیں آتا۔ اسلئے اس کو یاد نہیں رکھتے۔ ان بھولے ہوئے بندوں کو خدا کی یاد دلانے کے لئے خدا کی طرف سے اسکے پاک بندے آتے ہیں۔ اور جو لوگ ان بندوں کے ذریعہ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی یاد کرنے کو بیعت کہتے ہیں۔ بیعت کوئی رسم نہیں۔ جیسا کہ آج کل کے پیر کرتے ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر جو چاہو کرتے پھرو۔ بلکہ جب بیعت کر لی۔ تو ہمارا کچھ نہ رہا۔ وہ سب خدا کا ہو گیا اور اب چاہیئے کہ جس طرح خدا کہے۔ اسی طرح ہم کریں نہ کہ اس طرح جس طرح ہمارا دل چاہے۔ خواہ اس سے خدا ناراض ہو۔

خدا کو یاد کرنے کا اقرار بیعت ہے۔ جب انسان خدا کو بھولتا ہے۔ خدا کی طرف سے اس کو یاد کرایا جاتا ہے اور وہ دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تو جب انسان پیدا ہوتا ہے اسکے دل میں یہ بات ڈالدی جاتی ہے کہ خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو خدا کے نبی اور نبیوں کے خلیفے اسکو یاد کراتے ہیں۔ اور اسکو ہوشیار کرتے رہتے ہیں۔

جب کوئی شخص ایک دفعہ اقرار کرتا ہے اور اسکو توڑ دیتا ہے۔ تو اس کو معذور بھی سمجھ لیا جا سکتا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو۔ کہ جو دوسری دفعہ اقرار کر کے بھلا دے وہ بہت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اور دوسری دفعہ اقرار کرنے سے بہت ذمہ واری بڑھ جاتی ہے۔ اگر دوسری دفعہ اقرار کرنے کے باوجود بھی اس میں فرق پیدا نہ ہو۔ اور پہلے کی طرح ہی رہے۔ تو گویا اس نے اقرار کو توڑ دیا۔ اور بیعت کوئی نہیں کی۔ اگر تم پہلے نمازیں پڑھتے تھے یا نہیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے یا نہیں رکھتے تھے لوگوں کے ساتھ بصلح و صفائی رہتے تھے یا نہیں رہتے تھے۔ حسن معاملہ کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے۔ تو اب بیعت کرنے کے بعد اس میں تغیر کرو۔ اور اپنے کو پہلے کی نسبت نمایاں کر کے دکھاؤ۔ اور اپنی ہر ایک حالت کو درست کرو۔ اگر پہلی حالت میں اور اب کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا تو جانا جائیگا کہ تم نے بیعت نہیں کی یا فرضی بیعت کی تھی اور یہ ایسا ہی ہوگا جس طرح لوگ سرکار کے قانون سے بچنے کے لئے اپنی جائداد اپنی بیوی یا بچوں یا کسی اور رشتہ دار کے نام کر دیتے ہیں اور عمل کے لحاظ سے اس پر پہلے کی طرح ہی متصرف اور قابض رہتے ہیں۔ پس یہ بیعت تمہاری فرضی بیعت اور نام کی بیعت نہ ہو۔ بلکہ کام کی اور اصلی ہو اور جب تم ان لوگوں میں جا کر رہو۔ جہاں سے تم آئے ہو۔ تو وہ تم میں نمایاں تغیر پائیں اور جان لیں کہ واقعی تم نے بیعت کی ہے۔ اگر تم پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یا پڑھتے تو تھے مگر ناغہ کرتے اور رہتے تو بھی سے۔ تو اب باقاعدہ اور سنوار کر پڑھو اور اگر روزے ناقص ہوتے تھے۔ تو ان کو پورے اور کامل کرو۔ کیونکہ نمازیں اور روزے خدا کے فائدہ کے لئے نہیں بندے ہی کے فائدہ کے لئے ہیں۔ ہم جتنا نماز کو درست کر کے پڑھینگے اور صحیح طریق پر پڑھینگے اتنا ہی ہمارا اس میں فائدہ ہو گا۔ دیکھو جو شخص کچھ بیع کرتا ہے۔ وہ کچھ دیتا ہے اور کچھ لیتا ہے۔ اگر تم نے دیا تو ہی اور کچھ لیا نہیں تو گویا تمہاری بیع فضول ہے۔ اور بیع اچھی اسی طرح ہو سکتی ہے کہ بغیر نقص کے ہر چیز سپرد کر دو۔ تو خریدنے والا بھی اچھا بدلہ دیگا۔ لیکن اگر تم اپنی کوئی چیز دو گے نہیں تو خریدار سے بھی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ تم کو کچھ دیگا۔

پس جب تم جاؤ۔ تو اس حالت میں جاؤ کہ لوگ دیکھیں کہ انہوں نے اپنی بیع میں گھاٹا نہیں پایا۔ بلکہ فائدہ اٹھایا۔ اپنی زندگی میں تغیر کرو۔ اور اپنے چال چلن کو درست کرو۔ اور اپنے معاملات کو ٹھیک بناؤ۔ اگر تم میں تغیر نہیں ہو گا تو دوسروں کے لئے روک بنجاؤ گے۔ اور اگر لوگ دیکھیں گے۔ کہ تم نے اپنی بیع میں گھاٹا نہیں پایا۔ تو وہ بھی یہ سودا کرینگے۔ کیونکہ ہر ایک سودا روحانی ہو یا جسمانی۔ نفع کے لئے کیا جاتا ہے۔

پس اب اپنے وطن میں جاؤ۔ اور اپنے کاموں کو شریعت کے مطابق بناؤ۔ لڑائی دنگے سے بچو۔ خیانت نہ کرو۔ گالی گلوچ سے پرہیز کرو۔ ناجائز غصہ نہ دکھاؤ۔ چوری چکاری سے بچو۔ فسق و فجور کے پاس نہ جاؤ۔ لوگوں کے کھیتوں اور فصلوں کا نقصان نہ کرو۔ غریبوں کا خیال رکھو۔ ان سے ہمدردی کرو۔ اور ہمسائیوں کا بھلا چاہو۔ لوگوں سے محبت سے ملو ناحق مقدمہ بازی سے پرہیز کرو۔ جھوٹ کی عادت کو چھوڑ دو۔ جب تم یہ کرو گے۔ تو پھر تم اپنی اس بیعت سے فائدہ اٹھاؤ گے۔

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء ۔ بعد نماز ظہر

ایک صاحب نے بیعت کیلئے عرض کیا۔ فرمایا۔ عصر کے بعد کر لیں اسوقت حضور کی تقریر مدرسہ احمدیہ کے دارالاقامہ میں تھی جس میں مبلغین جماعت احمدیہ جو یہاں موجود تھے۔ مبلغین کی کلاس کے طلباء۔ مدرسہ احمدیہ کی ساتویں

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رضہ کا بنایا ہوا

سُرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مُفید ہے۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اُٹھایا۔ اور مَیں نے بھی نفع اُٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سُرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مُبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سُرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سُرمہ کے متعلق فرمایا کہ:۔ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سُرمہ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مُفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل عار فی تولہ۔ اصلی ممیرا للعہ فی تولہ۔ یہ سُرمہ جن کی آنکھیں دُکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مُفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء و نافع صرع و مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ سلسل البول و سیلان منی و نیز درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کو گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہر فی تولہ

المشتھر:۔ احمد نور تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ماہر اکس ریز انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد للعہ غیر مجلد للعہ۔ محصول ۳ر منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہوگی۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے

عالمگیر واچ ہاؤس

ہم نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دکان لودھیانہ میں جاری کی ہے جس میں ہر قسم کے کلاک۔ ٹائم پیس۔ جیبی اور ہاتھ پر باندھنے والی گھڑیاں۔ زنجیریں۔ چوڑیاں۔ ہر قسم کے لاکٹ اور گھڑیوں کے پُرزے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور نہایت قلیل منافع پر فروخت کی جاتی ہیں۔ احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتھر

ماسٹر قمر الدین نور الٰہی واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاسی۔ سلک موزے۔ سلک۔ گوٹہ۔ پلکے۔ زری۔ بنارسی بائدانی فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمائیے اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیئے

احباب ایجنسی بنارس چھاؤنی

ضرورت نکاح

ایک احمدی نوجوان کو جو کہ قوم کے مستری ہیں۔ پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے باعث دوسرے نکاح کی ضرورت ہے یہ نوجوان شاہ آباد ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں۔ اور تقریباً تین روپے روز کی آمدنی ہے اور نہایت نیک اور جوشیلے احمدی ہیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

کلکتہ میں احمدیہ ایجنسی

جس صاحب کو کسی قسم کا مال درکار ہو۔ سٹیشنری یا الیکٹرک آرٹیکل یا کپڑے یا مناری کی چیزیں۔ غرض جس چیز کی بھی ضرورت ہو۔ خصوصاً بوٹ اینڈ شوز میری معرفت منگا سکتے ہیں اور آرڈر کرنے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں تھوڑی کمیشن پر مال سپلائی کیا جائیگا۔ سلیمان احمدی۔

25. Giri Babu Lane
Central Avenue
Calcutta

دو نئی کتابیں

گلزار معرفت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی نظموں کا مجموعہ۔ اسمیں حضرت صاحب کی "نونہالانِ جماعت" والی نظم بھی ہے۔ قیمت ۵ر

اسلام میں اختلافات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو گذشتہ سال اسلامیہ کالج لاہور میں ہو کر مقبول عام و خاص ہوئی۔ قیمت ۱ار

اسکے علاوہ دارالامان میں تمام فروختنی کتب ہماری معرفت مل سکتی ہیں ایک جگہ آرڈر دینے سے محصول میں کفایت رہیگی۔

کتاب گھر (قادیان)

ہماری اَدُویات کا استعمال

سینکڑوں انسانوں کو ہلاکت سے بچا رہا ہے

بے نظیر **سُرمہ نور** لاثانی

اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کو روشن اور دیگر تمام شکایات ۔ دُھند ۔ غبار ۔ جالا ۔ پھولا ۔ نظر کا تھک جانا وغیرہ دُور کر کے آئندہ اچانک پیدا ہوجانیوالی امراض سے شرطیہ محفوظ رکھتا ہے ۔ قیمت فی تولہ صرف عہ

نہایت عمدہ **اصلی نمک سلیمانی** خوشگوار

یہ خوشگوار چورن نہایت اعلیٰ اجزاء سے مُرکّب ہے ۔ ہاضم طعام ۔ مقوی معدہ اور درد معدہ وریح وغیرہ کو دُور کر کے قلب کو فرحت بخشتا ہے ۔ اور اشتہار کو بے انتہا پیدا کرتا ہے ۔ لطف یہ کہ دافع قبض بھی ہے ۔ قیمت صرف سہ

مجرب اور **مقوی اعصاب گولیاں** سریع الاثر

یہ پٹھوں کو بفضلہٖ تعالےٰ دوبارہ زندگی بخشتی ہیں ۔ اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ واپس لے آتی ہیں ۔ اس کے آگے تمام مقویات ہیچ ہیں ۔ قیمت دو ہفتہ کی خوراک صرف ایک روپیہ (عہ)

آزمائش شرط ہے **روغن اکسیر** ضرور استعمال فرما دیں

یہ پٹھوں کو درست اور اعصاب کو یقیناً شرطیہ حیرت انگیز طور پر زندہ کر دیتا ہے ۔ قیمت صرف عہ

اسکے علاوہ تمام کہنہ امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت باقاعدہ طور سے کیا جاتا ہے ۔

(جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ۲ پیسہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے)

چند مختصر سرٹیفکیٹ

میں نے آپ کا سفوف استعمال کرنا شروع کرایا ۔ اس کو اب آرام ہے ۔ عبدالرحمٰن

حب اکسیر اور روغن اکسیر جو منگوایا تھا ۔ اس کے استعمال سے ایک مُردہ کو چند دن میں ہی فائدہ ہو گیا ۔ اب یہ ادویات بھیجدیں ۔
فضل الرحمٰن سکرٹری سامانہ

حب اکسیر و نمک سلیمانی جو منگوایا تھا خاکسار کی چند یوم میں ہی شکایت رفع ہو گئی ۔ دائمی قبض کی وجہ سے صرف ایک وقت کھانا کھایا کرتا تھا ۔ اب کھانا دو وقت بخوبی کھا لیتا ہوں اور اب طبیعت اچھی رہتی ہے ۔ دوائیں واقعی بے نظیر ہیں
منشی فتح محمد سامانہ

روغن کا اثر ہوا ہے ۔
ایک کلرک لاہور

سُرمہ نور بہت مفید ہے دو تولہ اور ارسال فرمادیں ۔
بشیر احمد گوجرات

چند مختصر سرٹیفکیٹ

بفضل خدا آپ کی دمہ کی دوائی سے کوئی دس یوم بعد آج کچھ آثار صحت نظر آئے ۔ براہ مہربانی چار اور شیشی تریاق دمہ ارسال فرمادیں ۔
محمد عبداللہ وزیرآباد

میں تصدیق کرتا ہوں کہ آپ نے جو نسخہ ملیریا بخار درج کیا ۔ وہ میری بخار کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہے ۔
عبدالغنی انبالہ

آپ نے جو نسخہ برائے دفعیہ امراض معدہ ارسال کیا تھا ۔ بفضل خدا اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا بلکہ اکسیر ثابت ہوا ۔
گوہر ۔ پونچھ

سُرمہ نور مُفید ثابت ہوا ہے براہ مہربانی ایک تولہ اور ارسال فرمادیں ۔ احمد اللہ بلوچستان

بخار سے آج اللہ کے فضل سے کلی صحت ہے ۔ آپ کے شربت سے بہت فائدہ ہوا اللہ تعالےٰ آپ کو اجر عظیم عطا کرے ۔
نور محمد خان

اَدُویات ملنے کا پتہ:۔ حکیم عطاء محمدؐ پروپرائیٹر شفاخانہ رفیق حیات قادیان (گورداسپور) پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ہندوستانی تارکان وطن کا ایک جہاز

کلکتہ - ۲۴ر جنوری - ایس ایس - ۲۰ فروری جہاز برٹش گیانا سے ۷۰۰ ہندوستانی تارکان وطن کو لیکر چلا ہے اور کم وبیش ۲ر فروری سنہ ۱۹۲۱ء کو کلکتہ پہنچنے کی توقع ہے۔

"انقلاب ہند" اور "ہندوستان وچ غدر" کی ضبطی

حضور گورنر جنرل با جلاس کونسل نے قانون مطابع ہند کے ماتحت اردو کتاب "انقلاب ہند" اور گورکھی "ہندوستان وچ غدر" مطبوعہ یگانتر آشرم سان فرانسسکو کی تمام نقول اور تمام ایسی دستاویزات بحق ملک معظم ضبط نے کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ متذکرہ بالا کتب کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں بغاوت کی تحریک ہو۔

دو ہزار عورتوں نے کام ترک کر دیا

مدراس - ۲۴ر جنوری - بج کرناٹک ملز لمیٹڈ کی تقریباً دو ہزار عورتوں نے ٹرام اور بکنگھم ملز کے ہڑتالیوں کی ہمدردی میں ہڑتال کر دی۔

ضلع جالندھر رقبہ مشتہرہ قرار دیا گیا

قانون انسداد مجالس باغیانہ کی رو سے گورنر با جلاس کونسل نے اعلان کیا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب میں ضلع جالندھر رقبہ مشتہرہ قرار دیا گیا۔

عراق عرب سے ہندوستانی فوجوں کی واپسی

دہلی ۲۴ر جنوری حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے برطانی پیدل فوجوں کا پہلا بیش عراق عرب سے ہندوستان پہنچ کر روانہ کا منظور ہو گیا۔ مندرجہ پلٹنوں کو برطرف کرنے کے احکام جاری ہوئے ہیں۔ جو دوران جنگ میں قائم کی گئی تھی۔

۳ر ۱۵۲ پنجابی پلٹن - ۳ر ۱۵۴ پلٹن - ۳ر گورکھا پلٹن - ۲ر ۴۲ دیولی فوج - ۲ر ۲۷ پنجابی اور ار ۱۵۱ سکھ پلٹن

آگرہ کا قاتل گورہ سارجنٹ رہا کر دیا گیا

الٰہ آباد - ہائیکورٹ الٰہ آباد میں آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ آگرہ کے کارسٹ رائٹ نامی ایک سارجنٹ کا مقدمہ پیش تھا۔ سارجنٹ پر الزام تھا کہ اس نے شام لال نامی ایک خنجر فروش کو جان سے مار ڈالا - جوری نے ملزم کو بالاتفاق بے قصور قرار دیا اور رہا کر دیا۔

طاعون کی رفتار

دہلی ۲۴ر جنوری - ہفتہ مختتمہ ۸ر جنوری میں ہندوستان بھر میں ۳۵۲۸ اشخاص بلیگ میں مبتلا ہوئے - اور ۲۸۱۸ ہلاک ہوئے - اس ہلاکت کی صوبہ وار تقسیم اس طرح پر ہے - بمبئی وسندھ ۳۸۵ - مدراس ۶۷۰ - بہار اڑیسہ ۷۶۰ - صوبجات متحدہ ۷۱۵ - پنجاب ۱۴ - برہما ۹۹ - صوبجات متوسط ۶۳ - میسور ۲۳۶ - حیدر آباد دکن ۵۳ - وسط ہند ۱۲ - راجپوتانہ -

پولیس کمشنر کے وعدے

بمبئی میں دو کبوتر مارے گئے تھے۔ ان کے لئے ایک وفد سوداگروں کا گیا - پولیس کمشنر نے وفد سے وعدہ کیا کہ وہ عام بازار میں پرندوں کو نہ مارنے کے متعلق احکام جاری کرینگے - اور وہ پولیس کے رویہ کی بھی تحقیق کرینگے۔

ڈیوک آف کناٹ

۱۷ر فروری کو ۱/۲ ۳ بجے دہلی پہنچینگے۔

مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی نے ایک جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ جس میں لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ڈیوک کی سیاست کو بائیکاٹ کریں۔

گیا

کی پولیس نے گورنر بہار کے پاس ایک یادداشت بھیجی ہے کہ ۵ر مارچ تک ان کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے - ورنہ وہ کام موقوف کر دینگے۔

پنجاب

یونیورسٹی سپورٹس گورنمنٹ کے تقسیم انعام کے موقعہ پر جنہیں لیڈی میکلیگن تقسیم کر رہی تھی - طلباء کی طرف سے مسٹر گاندھی کی جے کے نعرے بار بار بلند ہوتے تھے۔ اور کبھی شمیم کی آواز سننے میں آتی تھی - جب انعامات تقسیم ہو چکے تو ایک صاحب نے لیڈی صاحبہ کے نام پر چیرز دینے کی تجویز بلند آواز سے پیش کی - مگر کسی طالب علم نے چیرز نہیں دیا۔

اخبار ٹریبیون کی معافی

کیپ اگرڈاہی کے واقعہ کے متعلق لفٹنٹ ہیوٹ کی طرف سے ایڈیٹر ٹریبیون پر جو مقدمہ چل رہا تھا اس میں ایڈیٹر ٹریبیون نے غیر مشروط معافی مانگ لی - اور دو ہزار روپیہ مقدمہ کے اخراجات اور دو ہزار روپیہ بطور ہرجانہ کے پیش کئے ہیں۔

کلکتہ میں طوفان

کلکتہ ۲۵ر جنوری - سمندر میں طوفان سے بہت سی کشتیاں الٹ گئیں۔

لارڈ سنہا کی یورپینوں کو تسلی

پٹنہ - ۲۶ر جنوری مظفر نگر اور چمپارن کے یورپین وفد کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے لارڈ سنہا نے ظاہر کیا۔ کہ ان کی گورنمنٹ ان خطرات سے آگاہ ہے - جو ترک موالات کی تحریک سے پیدا ہوئے ہیں - اور وہ اس تحریک کو بالکل ناپسند کرتے ہیں - اور وہ فساد اور ابتری کو فرو کرنے - قانون نافذ کرنے اور جان و مال کی حفاظت کے لئے تمام جائز اور معقول تدابیر کو استعمال کرنے میں تامل نہ کرینگے - ہز ایکسلنسی نے یہ بھی کہا - کہ انہیں یقین ہے - کہ دفد اور ان کی ایسوسی ایشن کے اراکین اس زبردست جوش و خروش کے موقعہ پر کامل ضبط نفس کی ضرورت کو تسلیم کرینگے۔

اچھوتوں کا ترک موالات ہندوؤں سے

بروچ - ۲۵ر جنوری - اچھوتوں کی ایک کانفرنس بمقام کوئیڈ ہوئی - جس میں استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین نے ظاہر کیا - کہ اچھوت ذاتوں کے لوگ ہندوؤں سے موالات نہیں کرینگے - اگر ہندوؤں نے انھیں اچھوت قرار دیا۔

رائے بہادر موہن لال کا انتقال

چھاپہ خانہ رائے صاحب منشی گلاب سنگھ کے مالک رائے بہادر موہن لال کا بدھ کے روز انتقال ہو گیا۔ لاہور کے غیر مسلم حلقہ کی نشست کے لئے پنجاب کونسل کے امیدوار بھی ہوئے تھے - مگر اوتم راجہ (حجام) کے مقابلہ میں انکو ناکامی ہوئی۔

مشن کالج

کے طلباء نے سٹرائک کر دی ہے - اور پرنسپل کو باقاعدہ نوٹس دیدیا گیا ہے - کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر یونیورسٹی سے اپنا الحاق توڑ لیں۔

دیانند کالج میں سٹرائک

سناتن دھرم کالج کے طلباء کی پیروی میں آخر دیانند کالج کے طلباء نے بھی سٹرائک کر دی۔ خبر ہے - کہ صرف پندرہ ہی لڑکے آج مورخہ ۲۷ر جنوری کو کالج میں حاضر ہوئے۔

دیال سنگھ کالج میں ہڑتال

خبر ملی ہے کہ دیال سنگھ کالج کی تھرڈ ایر اور فورتھ ایر جماعتیں بھی ہڑتال کر کے دیانند کالج کے طلباء کے ساتھ جا ملی ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں تین گھنٹہ تک شدید جنگ لنڈن ۲۴ر جنوری آج صبح ۸ بجے سو آدمیوں نے پولیس اور فوج کی بارکوں واقع بینڈوں پر حملہ کیا لیکن تین گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد انہیں پسپا کر دیا گیا۔ مدافعین کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ ایک حملہ آور ہلاک ہوا۔

متفرق خبریں

مسٹر چرچل وزیر نوآبادی لنڈن ۲۱ر جنوری۔ حتمی طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل لارڈ ملنر کی جگہ وزیر نوآبادی ہونگے۔

کانفرنس کا آغاز لنڈن ۲۴ر جنوری۔ پیرس میں جرمنی کے تاوان جنگ کی ادائگی کے متعلق ابتدائی گفت و شنید کا آغاز ہو چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ارکان کانفرنس نے پانچ سالانہ اقساط اور کل میزان قرضہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

لارڈ ریڈنگ لنڈن ۱۳ر جنوری۔ لارڈ ریڈنگ اور لیڈی ریڈنگ ۱۷ر مارچ کو لنڈن سے اور ۱۹ر مارچ کو مارسیلز سے بمبئی بحری جہاز میں روانہ ہونگے۔

ایک سیالکوٹی حلوائی کی موت برلن ۲۲ر جنوری۔ سیالکوٹ کا ایک ہندو حلوائی ہنسی سنگھ جو ۱۹۱۵ء سے یہاں مقیم تھا۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ بظاہر اس کی موت گلا گھٹنے سے ہوئی ہے۔

مداخلت مصارف کا انتظام قسطنطنیہ ۲۴ر جنوری۔ حکومت نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں۔ جس کی رو سے داخل و مصارف پر دول متحدہ کی عارضی نگرانی قائم ہو گئی ہے۔

ترکی کا نیا قرضہ قرضہ عامہ کی مجلس نے اس طلائی کی کفالت پر جو عثمانی بنک میں امانت ہے فی الفور ۴ لاکھ ترکی پونڈ قرض دے دئے ہیں۔ خزانہ عثمانیہ کی فوری امداد کے لئے دول متحدہ نے اڑھائی لاکھ پونڈ پیسے بند کر ہٹادی ہے۔ جو دولت عثمانیہ نے عثمانی بنک میں جمع کرائے تھے۔ اس کے علاوہ دول مذکورہ نے یہ رقم حکمہ قرضہ کے حوالے کر دی ہے۔ مو خرالذکر سامان کی فروخت پر ۳ لاکھ پونڈ قرض دیگا۔

عثمانیہ قرضہ کی مقدار سرکاری محکموں کی حالت متواتر تشویشناک ہے۔ قرضہ کا اندازہ پچاس لاکھ پونڈ ہے۔ جو گذشتہ تین ماہ سے فوجی اور شہری حکام کے مشاہرے اور دیگر واجبات کی عدم ادائگی کی وجہ سے ہو گیا ہے۔

ہوائی جہاز کس طرح تباہ ہوگو لنڈن ۱۳ر جنوری۔ برلن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اس زیپلین کو جو پچھلے دنوں اٹلی کے حوالے کیا گیا تھا۔ روما کے نزدیک ایک نمائشی جنگ میں زمین پر اترتے ہوئے بری طرح نقصان پہنچا۔ اطالوی اس جہاز کی مرمت کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اور جرمنوں نے تباہ شدہ حصص کے دوبارہ بہم پہنچانے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ یہ معاہدہ صلح کے رو سے جائز ہے۔ اطالویوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہوائی جہاز کو ریگ ڈالیں۔ اہل جرمن خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ ان جہازوں کا جو برطانیہ عظمیٰ کے حوالے کئے گئے ہیں یہی حشر ہوگا۔

چین میں سخت قحط پیکن ۲۴ر جنوری۔ قحط کے انسداد کے لئے چینی گورنمنٹ کو چالیس لاکھ ڈالر کا قرضہ دینے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

رنگون ۲۲ر جنوری۔ لفٹنٹ گورنر برما کو مدراس ہوم ریلیف کمیٹیوں کی طرف سے حسب ذیل برقی پیام موصول ہوا ہے:-

چین میں ہولناک قحط پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں فاقہ کشی سے دوچار ہو رہے ہیں۔ موجودہ سرمایہ بالکل ناکافی ہے حالت اب یاس انگیز ہے۔ روپیہ کی سخت ضرورت ہے ایک پونڈ سے ایک زندگی بچتی ہے۔ اخراجات سخت نگرانی میں ہوتے ہیں۔ براہ مہربانی برما میں زبردست کوشش کریں تاکہ لوگ اس سرمایہ میں دل کھول کر امداد دیں۔ جو والسرائے نے جاری کیا ہے۔

انگلستان میں بیکاری لنڈن ۲۴ر جنوری۔ تجارتی انحطاط روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے اور بیکاری بڑھتی جاتی ہے۔

جرمنی میں شاہی حکومت قائم کرنے کی تیاریاں لنڈن ۲۰ر جنوری۔ مسٹر ایمبرگ کے اخبار کے نامہ نگاران مقیم ہیگ کے قول کے مطابق ہالینڈ کی پولیٹکل پولیس نے ولی عہد جرمنی کے خاص خادم کو گرفتار کیا ہے جو دستاویزات لئے ہوئے واپس جرمنی آرہا تھا۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جرمنی شاہی خاندان پھر جرمنی میں اپنی حکومت قائم کرنے کی منصوبہ بازیاں کر رہا ہے۔

بالشویک سپاہ میں اضافہ لنڈن ۲۴ر جنوری۔ نامہ نگار طہران سے معلوم ہوا ہے کہ رشت میں بالشویکوں نے اپنے ۱۵۰۰ سپاہیوں کو بڑھا کر ۶۰۰۰ کر لیا ہے۔ لیکن ان میں سے بہت سے ایرانی آدمی ہیں۔ جن کو فوجی تربیت کوئی حصہ کار نہیں۔ صرف ۴۰۰ روسی ہیں۔

برطانیہ صرف بصرہ پر قابض رہے لنڈن ۲۳ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے عزم مشرقی کیا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ میں عراق عرب میں بھی جاؤں گا۔ اور صرف اسباب کا مؤید ہوں کہ برطانیہ بصرہ کے قرب و جوار میں قابض رہے۔

ترکی اور یونانی نمائندے لنڈن میں لنڈن ۲۶ر جنوری۔ اتحادی کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ترکی اور یونانی نمائندے بہت جلد لنڈن بلائے جائیں۔ تاکہ مشرق کے تمام امور کے متعلق فیصلہ ہو جائے۔

قصبہ ایتھنز میں آتشزدگی نیویارک ۲۵ر جنوری۔ قصبہ ایتھنز واقعہ جارجیا کے کاروباری حصہ کے تین محلے آگ کی نذر ہو گئے۔ ۲۰ لاکھ پونڈ کا نقصان بتایا جاتا ہے۔ خدا جانے یہ آگ کہاں سے آئی۔

بدنصیب آسٹریا کیلئے اسقف اعظم کی اپیل روما ۲۵ر جنوری۔ اسقف اعظم نے سکرٹری آف سٹیٹ کارڈینل گیسپری کے نام ایک خط بھیجا ہے جس میں اظہار افسوس کیا ہے کہ آسٹریا کی قوم اس وقت بالکل بیکسی کی حالت میں ہے۔ خالق نے انسانی ہستی کے لئے جو معاش پیدا کی ہے اس کے [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)